© rasailojaraid.com

علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ، آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے انقلابی اثرات از جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی، محسن اعظم ﷺ از علی حسن ساجد، سید الانبیاء از ابوخنساء، رسول عربی ﷺ بحیثیت معلم اخلاق از پروفیسر حافظ عبدالماجد انصاری، صاحبِ قاب توسین ﷺ از اقبال احمد صدیقی، رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک، شامل اشاعت ہیں، علاوہ ازیں لالہ صحرائی حاجی محمد شفیع اسٹیل والا، جناب محمود شام، صبا اکبر آبادی، اعجاز رحمانی، خالد اختر سعیدی، یونس ہمدم اور سلیم گیلانی کی نعتیں بھی شامل اشاعت ہیں۔ حضور ﷺ کی آل و اولاد کا شجرہ طیبہ، مہر نبوت کا عکس لطیف، مکاتیب نبوی ﷺ کے روح پرور عکس، اور زیارات کی نادر و نایاب تصاویر سرور قلب کا باعث ہیں۔ رسالے کے مدیر قاری حامد محمود قادری نے جس عقیدت سے اس گلدستے کو سجایا ہے اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ''رحمۃ اللعالمین'' نمبر کی کوئی قیمت نہیں، دس روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نام کتاب: ''بلوچستان میں تحریکِ تصوف''

مؤلف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر

ضخامت: ۱۴۸ صفحات

قیمت: ۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبۂ شال، ۲۷۔۲۔اے، او بلاک ۳، سٹیلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ،

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب ملک کے نامور محقق ہیں، وہ اکثر اسلام، سیرت نبوی ﷺ، پاکستان اور بلوچستان سے متعلق موضوعات پر مختلف جہتوں سے نئی نئی معلومات پیش کرتے ہیں، وہ تقریباً چالیس سال سے بلوچستان کو مختلف پہلوؤں سے روشناس کرا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی ایسی پندرہ سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح بلوچستان سے ہے۔ ان کتابوں میں، تذکرہ صوفیائے بلوچستان بہت زیادہ مقبول ہے، اس سلسلے کی یہ دوسری کتاب سامنے آئی ہے۔ اس کتاب میں ایک سو بیس سے زائد حوالہ جات سے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ اور بعض قلمی تحریرات سے بھی مدد لی گئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابتدا میں جانِ سخن کے عنوان سے تین حصوں میں، I ارباب لغت اور اکابرین کی بیان کردہ تعریف تصوف، II بلوچستان کا پس منظر، اس کی تہذیبی روایات، اس کی قدامت، اور بلوچستان کے اسلام سے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ III بلوچستان میں صوفیائے کرام کی خدمات اور مختلف صوفیا کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔ ص ۵۹ سے اصل کتاب ''بلوچستان میں تحریک تصوف'' شروع ہوتی ہے، ابتدا میں تصوف اور صوفی کے عنوان سے مختلف بزرگوں کی آرا کا تذکرہ ہے، اس کے بعد تحریک تصوف کے مختلف ادوار بیان کئے گئے ہیں۔ آغاز اسلام کا دور، صوفیائے اسلام، چشتیہ سہروردیہ، قادریہ، نقشبندیہ کا مختصر تعارف ان سلاسل کے بنیادی بزرگوں کا تذکرہ، آخر میں پاکستانی صوفیانہ شاعری میں تصوف کے عنوان سے عبدالرحمان بابا، بلھے شاہ، شاہ عبداللطیف بھٹائی، سلطان باہو، فقیر تاج محمد تاجل، شاہ حسین، سچل سرمست، پیر صدر الدین، ہاشم شاہ، علی احمد سائیں، شاہ عنایت رضوی، سلطان الاولیا خواجہ محمد زمان، شیخ ابراہیم، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، مانک یوسف، خواجہ غلام فرید، مست توکلی، ابراہیم جواں سال، کے صوفیانہ اشعار یا ان کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ جس میں ان کی خدا تعالیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ان کی محبت کا پتہ چلتا ہے اور یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دراصل تصوف صحبتِ نیک سے رہ کر رذائلِ نفس سے بدلنے کا نام ہے۔

اور یہ ایمان کا تقاضا ہے کہ رذائلِ نفس کا ازالہ ہو جائے۔ بعض لوگوں کو یہ خیال کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تو یہ ذکر واذکار، مجاہدات اور اوراد و وظائف وغیرہ ثابت نہیں، پھر صوفیا ان پر کیوں زور دیتے ہیں۔ اس لئے درست نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتے ہی اور اسلام لاتے ہی وہ سلوک کی تمام منازل طے کر لیتے تھے۔ اس لئے ان کو ذکر و اذکار، اور اوراد و وظائف کی چنداں ضرورت نہ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخِ انور دیکھتے ہیں ان کا ایمان پختہ ہو جاتا تھا۔ اور وہ رذائل سے پاک ہو جاتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے کتاب بڑی محنت سے لکھی ہے، لکھائی چھپائی اور جلد کاغذ سب معیاری ہیں، امید ہے ناظرین اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ البتہ کتاب پر اشتہارات خصوصاً سودی اسکیموں اور بینکوں کے اشتہارات کتاب کی اہمیت کو گھنا دینے کے مترادف ہیں۔

© rasailojaraid.com